40251 ـ جب كسى عورت سے شادى كر لى جائے تو وہ عورت اس شخص كے باپ پر ابدى حرام ہو جاتى ہے

سوال

كيا فوت شدہ بيٹے كى بيوى جس سے دخول اور رخصتى نہ ہوئى تھى ابدى حرام عورتوں ميں شامل ہوتى ہے، يا كہ وقتى طور پر حرام ہو گى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جب كوئى شخص كسى عورت سے شادى كر لے تو يہ عورت صرف عقد نكاح سے ہى اس شخص كے والد پر حرام ہو جائيگى، چاہے رخصتى اور دخول نہ بھى ہوا ہو، اور چاہے بيٹا فوت ہو جائے يا اسے طلاق دے دے.

اللہ سبحانہ و تعالى نے محرم عورتوں كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تمہارے صلبى بيٹوں كى بيوياں النساء (23).

اور حليلۃ الابن بيٹے كى بيوى كو كہا جاتا ہے، اسے يہى نام ديا گيا ہے كيونكہ وہ اس كے ليے حلال ہوتى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب كوئى شخص كسى عورت سے عقد نكاح كر لے تو وہ عورت صرف عقد نكاح كى بنا پر اس شخص كے والد كے ليے حرام ہو جائيگى، كيوكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تمہارے صلبى بيٹوں كى بيوياں النساء (23).

اور يہ عورت اس كے بيٹے كى بيوى ميں شامل ہوتى ہے.... الحمد للہ اس ميں كوئى اختلاف نہيں پايا جاتا " اھ كچھ كمى و بيشى كے ساتھ.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (9 / 524).

اور " احكام القرآن " ميں ابن العربى كہتے ہيں:

" ہر وہ شرمگاہ جو بیٹے کے لیے حلال ہوئی وہ ہمیشہ کے لیے والد پر حرام ہو جائیگی " اھـ

اور كتاب الام ميں امام شافعی کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں .

چنانچہ جس عورت سے بھی آدمی نے نکاح کر لیا تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر حرام ہو جائیگی، چاہے بیٹے نے اس سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو.

اور اسی طرح اس شخص والد اور والدہ کی جانب سے سب آباء و اجداد پر حرام ہو جائیگی، کیونکہ ابوہ یعنی باپ ہونا ان سب کو اکٹھا کرتا ہے " اھـ

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بیٹے نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیے بغیر اسے طلاق دے تو تو کیا باپ اس سے شادی کر سکتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جب بیٹا کسی عورت سے عقد نکاح کر لے تو وہ عورت اس کے آباء و اجداد پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ نسبی ہوں یا رضاعت سے، اور اگرچہ دخول اور خلوت نہ بھی ہوئی ہو اس کی دلیل محرم عورتوں کے بارہ میں اللہ عزوجل کا عمومی فرمان ہے جس میں ارشاد باری تعالی ہے:

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں . اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 209).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

آپ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس نے ایك عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی ختم ہو گئی، کیا یہ عورت اس شخص کے نانے یا دادے کے حلال ہو گی اور اگر حرام ہے تو اس کی دلیل کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جس عورت سے نسبی یا رضاعاعت کے بیٹے یا پوتے یا نواسے نے نکاح کیا ہو اس عورت سے اس شخص کے باپ یا دادے اور نانے کا نکاح کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تمہارے سگے اور صلبی بیٹوں کی بیویاں .

اس لیے جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو اس کی بیوی سے اس کے دادے یا نانے کے لیے نکاح کرنا حلال نہیں، کیونکہ ماں اور باپ دونوں کی طرف آباء و اجداد اس حکم میں برابر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا آیت کا عموم ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 210).

واللہ اعلم .